باب: 70

شاہ ولی اللہؒ

(1703-1762 AD)

شاہ ولی اللہؒ کا اصل نام احمد ہے۔ آپ 21 فروری سنہ 1703ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم ہے جن کا تعلق میرٹھ، انڈیا سے تھا اور جو اپنے وقت میں سلسلۂ نقشبندیہ کے ترجمان تھے۔ شاہ صاحب کا سلسلۂ نسب، والد کی طرف سے حضرت عمرؓ تک اور والدہ کی طرف سے امام موسیٰ کاظم تک پہنچتا ہے۔

شیخ احمدؒ کی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل ہوئی۔ 5 برس کی عمر میں مکتب جانا شروع کیا۔ دو سال میں کلام مجید ختم کیا اور ساتویں سال سے نماز روزہ کے پابند ہوگئے۔ آپ نے فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ پھر فقہ، منطق، حدیث اور علم کلام جیسے علوم کی تحصیل کی۔ حدیث آپ نے مولانا افضل سیالکوٹی سے پڑھی، لیکن حرمین جاکر شیخ ابو طاہر بن ابراہیم مدنیؒ سے اس کی سند لی۔ شیخ صاحبؒ، شاہ ولی اللہؒ کے فہم کے بڑے مداح تھے۔ شاہ صاحبؒ نے پندرہ سال کی عمر میں اپنے والد کے ہاتھ پر بیعت کی۔

آپ کا اصل کام درس و تدریس تھا۔ آپ زیادہ تر حدیث پڑھاتے تھے۔ آپ تصنیف و تالیف میں بھی مستقل مصروف رہے۔ اس سلسلے میں شاہ صاحبؒ کا اہم کام علوم قرآنی کی اشاعت رہا۔ اُس زمانے میں لوگ عربی سے بہت کم واقف تھے جب کہ فارسی کو دفتری اور تعلیمی زبان کی حیثیت حاصل تھی۔ چنانچہ عوام میں قرآن فہمی کے پیشِ نظر شاہ صاحب نے کلام مجید کا فارسی ترجمہ کیا۔ اس وقت کے علما نے آپ کے اس اقدام کو قرآن کی بے ادبی قرار دے دیا۔ اور اس کی مخالفت میں اتنے شدید ہوگئے کہ آپ کی جان تک خطرے میں پڑ گئی۔ اس کی وجہ سے شاہ صاحبؒ کو کچھ وقت کے لیے دہلی چھوڑ کر جانا بھی پڑا۔ مگر بالآخر آپ، لوگوں کو یہ باور کرانے میں کامیاب ہو ہی گئے کہ کلام اللہ اس لیے نہیں آیا ہے کہ اسے ریشمی جزدانوں میں لپیٹ کر طاق پر تبرکاً رکھا جائے یا ہم طوطے کی طرح اسے بغیر سمجھے پڑھ دیں بلکہ اس کے نازل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ ہم اسے پڑھ کر اس میں فکر کریں اور اس کی روشنی میں اپنی زندگی کو استوار کریں۔ یوں آہستہ آہستہ معترضین کی مخالفت کم ہوئی۔ بلکہ آپ کی اس جدوجہد کے نتیجے میں وقت کے ساتھ یہاں اردو اور دوسری زبانوں کے ترجموں کی راہ بھی ہموار ہوگئی۔

شاہ صاحبؒ نے قرآن کی تبلیغ کے لیے صرف ترجمہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علم تفسیر کے متعلق بھی کتابیں لکھیں۔ ان میں "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ نے قرآنی آیاتِ تنسیخ کے مسئلہ پر بھی بہت کام کیا۔ پہلے آیاتِ منسوخہ کی تعداد 500 کے قریب بتائی جاتی تھی۔ علامہ السیوطیؒ نے اس کی تعداد 21 مقرر کی۔ لیکن شاہ ولی اللہؒ نے اپنی تحقیق سے اس کو 5 آیتوں تک محدود کیا۔ بعد میں مولانا عبدالقدیر صدیقی نے اپنی تفسیر میں اس موضوع پر کام کیا۔ ان کی تحقیق کے مطابق قرآن کی ایک آیت بھی منسوخ نہیں۔ (دیکھیں اسی ویب سائٹ گلدستہ پر حاصلات تفسیر صدیقی باب 82)۔

مغلیہ حکومتوں میں، قاضی اور مفتی کی اہمیت کے پیش نظر، منطق اور فقہ کو فوقیت حاصل ہو گئی تھی اور علم حدیث کی طرف توجہ کم ہو چکی تھی۔ چنانچہ شاہ ولی اللہؒ نے قرآن کے بعد حدیث پر بھی بہت کام کیا۔ آپ امام مالکؒ کی کتاب مؤطا کے بڑے مداح تھے۔ اس لیے شاہ صاحبؒ نے اس کی شرح فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں لکھی۔ یہ کتابیں تو علمی تھیں جس کا فائدہ زیادہ تر علما کے حلقہ میں ہوتا تھا۔ اسی کا خیال کرتے ہوئے آپ نے عوام کے لیے بھی مختصر احادیث کی کتابیں مرتب کیں۔ حدیث کے علاوہ آپ نے اجتہاد و تقلید کے موضوع پر بھی کام کیا۔ شاہ صاحبؒ نے تصوف پر کئی کتابیں لکھیں۔ شاہ صاحب کی تصانیف میں سب سے زیادہ مشہور کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" ہے، جس میں آپ نے شریعت کے حقائق و اسرار بیان کیے ہیں۔ بقول مولانا شبلیؒ، در حقیقت یہ کتاب، علم کلام کی روحِ رواں ہے۔

ہندوستان کی مذہبی زندگی میں شاہ ولی اللہؒ کی عظمت زیادہ تر تو آپ کی علمی اور دینی خدمات کی وجہ سے ہے۔ لیکن آپ کی اہمیت کی اور وجوہات بھی ہیں۔ اول یہ کہ آپ علما اور صوفیا کے کسی خاص گروہ کی ترجمانی نہیں کرتے تھے، بلکہ آپ مختلف فریقین کے نقطہ نظر کو سمجھ کر ان میں ہمیشہ ایک ہم آہنگی لانے کی کوشش کرتے رہے۔ پھر شاہ صاحب نے ان مسائل پر جن کی وجہ سے شیعہ سنی اختلافات پیدا ہوئے، کئی کتابیں لکھیں۔ "ازالۃ الخلفاء" میں آپ نے تفصیل سے حقِ خلافت پر تبصرہ کیا۔ اسی طرح صوفی اور فقیہ یا صوفی اور مُلّا کا مسئلہ ہے۔ شاہ صاحب نے اپنے ذاتی تجربات کو تصوف اور فقہ کے اختلافات مٹانے کے لیے استعمال کیا۔ آپ نے فقہی مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اختلافات دور کرنے میں انصاف اور اعتدال سے کام لیا۔

ہندوستان میں اُس وقت مسلمانوں کے خلاف مرہٹہ تحریک نے بھی زور پکڑ لیا تھا۔ اس کو محسوس کر کے آپ نے احمد شاہ ابدالی کو دعوت دی کہ وہ یہاں آ کر مسلمانوں کو اس خطرے سے نکالیں۔ چنانچہ 1761ء میں احمد شاہ ابدالی اور مرہٹوں کی پانی پت کے میدان میں ایک فیصلہ کن جنگ ہوئی جس میں مرہٹوں کو شکست فاش ہوئی۔ شاہ صاحبؒ کی انہی پالیسیوں کے سبب آپ کو "حکیم الامت" گردانا جاتا ہے۔